رسالہ

تقابل تفاسیر

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

مُصَنَّفہ

مولانا قاضی حبیب الحق ساکن پرمولی

تحصیل وضلع صوابی

تاریخ طباعت:۔ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۱ھ

خوشنویس:۔ محمد شفیق زلمے

ذاتی لائبریری

ابوالہمام محمد اشتیاق فاروقی مجددی رضوی

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بالمقابل دو تفسیر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کا مختصر

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (ق)

تعارف رسالہ ھٰذا

چند سال قبل آن شاہ عرب شاہ فہد خادم الحرمین نے قرآن حکیم کو مع ترجمہ اردو اور تفسیر عثمانی" مسلسل طبع کردہ فی سبیل اللہ لاکھوں مسلمانوں میں مفت تقسیم کراتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ اس کا مکمل پشتو ترجمہ تفسیر دو جلدوں میں بھی شائع کراتا رہا۔ جو اس صدقہ جاریہ سے کروڑوں مسلمان مستفید ہوتے رہے۔ مگر کہ خوارج نے اس تفسیر کی زد میں ایک ضخیم اردو تفسیر بے نام آن شاہ فہد سے شائع کرا کے حجاج میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اس طرح تفسیر عثمانی" جیسی صدقہ جاریہ کا سد باب چاہا۔ اس بے نام اردو تفسیر کے آغاز میں وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے تحت جمہور اھلِ سنت والجماعت پر سخت حملے کئے گئے ہیں۔ اور شرک کے الزامات چسپاں کئے گئے ہیں۔ اس لئے میں ایاک نستعین کے تحت اس کا جواب لکھتا ہوں۔ تاکہ ان کے مغالطات بے نقاب ہو کر جمہور مسلمانان اس زھرِ قاتل سے اجتناب کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے تحت تفسیر عثمانی" کا مضمون

وایاک نستعین ۵ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اس کی (اللہ کی) ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطۂ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے۔ تو یہ جائز ہے۔ کہ یہ استعانت در حقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔ (تفسیر عثمانی" فاتحہ ص۲ حاشیہ ۵ شائع کردہ مجمع الملک فہد سعودی عرب)

اجمالی تسدید وتسوید

چونکہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے تفسیر ایاک نستعین میں بقید حقیقت استعانت کو اللہ پاک کے ساتھ خاص بتایا ہے ۔ اور واسطۂ رحمتِ الٰہی کہہ کر بطور وسیلہ مقبول بندگان کو مجاز بتایا ہے ۔ اس لئے یہ تفسیر دیگر تفاسیر اہل سنت والجماعت کے بالکل مطابق ہے ۔ یہ اجمال ہے ۔ انشاءاللہ کچھ تفصیل آئندہ اوراق میں آ جائے گا ۔

ایاک نستعین کے تحت تفسیر خوارج کا مختصر مضمون یہ ہے

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن :-

اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔ نہ عبادت اللہ کے سوا اور کسی کی جائز ہے اور نہ استعانت ہی کسی اور سے جائز ہے ان الفاظ سے شرک کا سدباب کر دیا ۔ لیکن جن کے دلوں میں شرک کا روگ راہ پا گیا ہے وہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب استعانت میں فرق نظر انداز کر کے عوام کو مغالطے میں ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ بیمار ہو جاتے ہیں تو ڈاکٹر سے مدد حاصل کرتے ہیں ۔ . . . . حالانکہ اسباب کے تحت ایک دوسرے سے مدد چاہنا اور کرنا شرک نہیں ۔ . . . . شرک تو یہ ہے ۔ کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے مدد نہ کر سکتا ہو جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کیلئے پکارنا اس کو مشکل کشا ، اس کو نافع وضار باور کرانا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا نام شرک ہے ۔ جو بدقسمتی سے مسلمان ملکوں میں عام ہے ۔

(تفسیر خوارج مطبوعہ سعودی عرب کا خلاصہ)

تنقید وتردید !

اس تفسیری خلاصہ میں ماتحت الاسباب نہ ہونے کا جاہلانہ وجہ بتا کر جمہور پر شرک کا فتویٰ لگایا گیا ہے ۔ باوجودیکہ تحت الاسباب ہونے کی صورت میں استعانت جائز بھی کہا ہے ۔ نیز مجاز کو نظر انداز کر کے فتوای شرک کیلئے پاٹک ہٹایا ہے ۔ یہ بھی مغالطہ ہے اور فوت شدہ شخص کو مدد کیلئے (ندا کرنا) شرک قرار دیا ہے ۔ نیز مشکل کشا و دیگر اطلاقات کو مطلقاً شرک کہا ہے ۔ باوجودیکہ اس عمل کو دنیا کی اسلامی ملکوں میں عام بوجہ محبت اولیاء موجب کفر قرار دیا ہے ۔

ان مذکورہ وجوہات پر یہ تفسیر ، تفسیر بالرائے ہے ۔ غلط ہے ۔ یہ اجمالی تنقید ہے اور تردید کیلئے

انشاء اللہ آئندہ اوراق میں تفاسیر، فتاویٰ اور احادیث نبویہ سے دلائل پیش کروں گا۔ اور تائید میں عملِ امتِ مسلمہ، معجزات کرامات بعد الموت کا مسئلہ اور مختصر سوال و جواب بھی پیش کروں گا۔

تفسیر عثمانی کے متعلق تشدید کی تائید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

عـ۱ نکتہ :۔ الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

حقیقت اور مجاز کا امتیاز :۔

اللہ تعالیٰ کل اشیاء کا مالک حقیقی ہے۔ ارشادات ہیں۔ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ الآیات یعنی اللہ پاک سماوات زمین وما فیہا کا حقیقی مالک ہے، خالق ہے، رازق ہے۔ اور مجازاً انسانوں کو مختلف انداز میں مالک و متصرف گردانا ہے۔ وَھُمْ لَھَا مَالِکُوْنَ ۔ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ الآیات۔ یعنی انسانوں کو اللہ پاک نے دنیا میں معاملات کیلئے مجازاً تصرفات مالکانہ بیع شیرا، رہن، ہبہ وغیرہ معاملات کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ ورنہ کسی کیلئے تصرف کا جواز نہ ہوتا۔ تو نظام کیونکر چلتا۔

در حقیقت مالکِ ہر شئے خدا است ٭ ایں امانت چند روزہ نزد ماست

عـ۲ نکتہ :۔ اسباب دو قسم یا چند قسم ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔ ایک قسم اسباب عامہ ہیں۔ یعنی وہ اسباب جو حسب عادت و نظام عامہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ مثلاً ھل سے زمین جوتنا، گاڑی سے سفر کرنا۔ اس میں اچھے برے، مسلمان اور کافر تک کا فرق نہیں سب لوگ اسباب سے کام کاج کرتے ہیں۔ فَاَتْبَعَ سَبَبًا الآیہ۔ قسم دوم اسباب خاصہ ہیں۔ یعنی وہ اسباب جو خواص انبیاء، اولیاء اللہ اور شہداء وغیرھم سے متعلق ہوں۔ مثلاً معجزہ اور کرامت اور دعا تو یہ بھی اسباب ہیں مگر یہ اسباب غیر عادیہ یا خرق عادت ہیں۔

نتیجہ :۔ ان نکتوں کو ملحوظ کر کے سمجھ میں آجائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خواص کو بعض ایسے امور کیلئے مجاز گردانا ہے۔ جو خاص ہیں۔ مثلاً یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے مریض شفایاب کرنے کیلئے مجاز گردانا تھا۔ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ الآیات اس کو معجزات کہتے ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ آں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد وعد معجزات عطا ہوئی تھیں۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ۔ ۵

وکل آی اتی الرسل الکرام بھا ٭ فانما اتصلت مِن نورہ بھم

معجزاتے کہ انبیاء را بود ٭ مثلِ آنہا رسولِ ما را بود

عـ۳ نکتہ :۔ عقائد کا مسئلہ ہے۔ کہ معجزات اور کرامات عالم دنیا و برزخ دونوں کے ساتھ متعلق ہیں۔

مخصوص بحیات دنیا نہیں۔ ابو شکور سالمی صـ۸۴ میں ہے۔ کل مؤمن بعد موتہ مؤمن حقیقۃ۔ وکذا الرسل والانبیاء بعد موتہم رسل وانبیاء لان المتصف بالنبوۃ والایمان الروح وھو لا یتغیر بالموت۔ (روح البیان شواہد الحق ودیگر کتب معتمدہ) اور یہ مسئلہ رد المختار صـ۲۳۷ ج۳ وغیرہ عمدۃ الرعایہ ج۲ وغیرہ میں بھی ہے۔ ویجوز التوسل بالانبیاء والاولیاء بعد موتہم والکرامۃ لا تنقطع بالموت۔ (البریقۃ شرح الطریقۃ۔ مختصرا۔)

ع۴ نکتہ:۔ مجاز کیلئے قاعدہ:۔ علامہ سبکی نے ذکر کیا ہے کہ فیصح ان یقال استعنت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم او استغیث وھو طلب الغوث منہ بالدعاء ونحوہ من غیر فرق فی ذالک فی الحیوۃ وبعد موتہ ویقول استغثت باللہ واستغیث باللہ یعنی اطلب خلق الغوث فان اللہ تعالیٰ مستغاث والغوث منہ ایجاد والنبی مستغاث والغوث منہ تسبب وکسب (شفاء السقام صـ۱۷۶ وغیرہ طبائع) اور یہ مضمون علامہ قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور مواہب علیہ صـ۲۷۸ ج۱۲ میں ہے۔

حافظ عبدالصمد نے فرمایا ہے۔ سـ

حقیقت خو حقیقت دے جدا ذیل دے ÷ مجاز ہم د حقیقت تابع ونمایہ

حقیقت یہ ہے۔ کہ غوث عون وغیرہ کا خالق اللہ پاک ہے۔ اور وسیلہ بطریق دعا وتسبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

ع۵ نکتہ:۔ کرامت کیلئے دلائل:۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔ (الآیات) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی احب الی مما افترضتہ علیہ ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ (رواہ البخاری مشکوٰۃ صـ۱۹۷) قال الشاہ ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ صـ۱۴ ج۱ فاذا مات (الولی) انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجہ فلحق بالملٰئکۃ وصار منہم والہم کالہامہم وسعی فیما یسعون ۱۲۔ وفی الحدیث رأیت جعفر ۔۔۔۔ یطیر مع الملائکۃ بجناحین الخ۔ سـ

او کہ بی یسمع و بی یبصر توئی ÷ سر توئی چوں صاحب این سر توئی

ع۶ نکتہ:۔ اللہ پاک کی محبت اہم ہے:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور احباب کے ساتھ محبت رکھنا ضروریات میں سے ہیں۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور بعض مسائل اس سے وابستہ ہیں۔ بعض نصوص یہ ہیں۔ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ — لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِن والده وولده والناس اجمعين — جمہور اھل سنت محبت نبی اور محبت اولیاء کو ملحوظ رکھ کر درود وسلام پڑھنے اور زیارۃ النبی ؐ زیارۃ الاولیاء کا دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور خوارج وغیرہ کم محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے عدم جواز درود وسلام بالخطاب اور وسیلہ کیلئے یارسول اللہ یا ولی اللہ کو ناجائز کہتے ہیں۔ اس لئے تفسیر عثمانی کی رد میں تفسیر شائع کیا ہے۔ اسی لئے میں تفسیر عثمانی کی صحت اور موافق جمہور ہونے کیلئے مزید دلائل پیش کرتا ہوں۔ تاکہ جمہور مطمئن ہوجائیں۔ اور خوارج کی تفسیر سے اجتناب کریں۔

مسئلہ ایاک نستعین تفسیر عثمانی کی تائید

فرمایا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز رح نے ع۱ .... واورا یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بکارخانۂ اسباب ...... بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نہ خواہد بود ودر شرع جائز وروا است وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند درحقیقت ایں بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر (فتح العزیز فاتحہ ع۱۰ مختصراً)

ع۲ عزیزی سورہ انشقت میں بھی یہ مفہوم ذکر کیا ہے۔

ع۳ سورہ نازعات میں بھی شاہ صاحب رح نے یہ بیان کیا ہے۔ ع۴ شیخ عبداللطیف کاشف البیان استعانت کا مجاز الخ۔ ع۵ امام احمد رضا خان نے فاتحہ میں کنز الایمان میں یہ مفہوم بیان کیا ہے۔

ع۶ قاضی ناصر الدین نے انوار التنزیل میں فرمایا ہے کہ او صفات النفوس الفاضلۃ فانھا تنزع عن الابدان غرقا .... فتنشط الی عالم الملکوۃ وتسبح فیہ فتسبق الی حظایر القدس فتصیر لشرفھا وقوتھا من المدبرات۔ (انوار التنزیل سورۃ نازعات پ۳۰ نازعات اور یہ سدی سے مروی ہے) ع۷ شیخ محمد اسماعیل حقی نے بھی سورہ نازعات میں اس مضمون کی تائید کی ہے۔ ع۸ امام فخر الرازی نے بھی والنازعات میں یہ تفسیر کیا ہے۔ ع۹ محمود آلوسی رح بغدادی نے بھی یہ بیان کیا ہے۔ ع۱۰ عبداللہ بخاری نے کشف الاسرار میں بھی یہی کہا ہے۔ ع۱۱ مفسر عبدالحق نے بھی والنازعات میں تفسیر کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ ع۱۲ قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری بقرہ ص۱۵۲/۱۷۰ میں یہی تفسیر کیا ہے۔

مشو بمرگ ز امداد اھل دل نومید ؛ کہ مرگ مردم آگاہ عین بیداریست

الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا۔ اد کما قال علیہ السلام۔

فتاویٰ سے اس مضمون کی تائید

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پ۱۴ ع۱۲

ع۱ :- امام شیخ شہاب الدین رملی کا فتویٰ :-

سئلت عما یقع من العامة من قولهم عند الشدائد یا شیخ فلان یارسول اللہ ونحو ذالک من الاستغاثة بالانبیاء والصالحین فهل ذالک جائز ام لا وهل للرسل والانبیاء والصالحین اغاثة بعد موتهم فاجاب بان الاغاثة بالاولیاء والانبیاء والصالحین جائز بعد موتهم لان معجزة الانبیاء وکرامة الاولیاء لا تنقطع بعد موتهم۔ (فتاوی الرملی علی هامش فتاوی کبریٰ ص۳۸۲) ع۲ :- مفتی جمال الدین مکی نے بھی اس مفہوم کا فتویٰ دیا ہے۔ فتاوای جمالیہ میں۔ ع۳ :- شاہ عبدالعزیز نے فتاوی عزیزیہ ص۱۷۸ میں اس مفہوم کا فتویٰ دیا ہے۔ ع۴ شاہ عبدالعزیز نے فتاوی عزیزیہ سورہ نازعات میں بھی الخ۔ ع۵ شیخ ابراہیم بیجوری نے باجوری میں فتویٰ دیا ہے جو کہ عزی ص۲۹۶ تتمۃ الکتاب پر درج ہے۔ ع۶ صاحب نورالہدیٰ نے جامع الفتاوی میں یہ مضمون دیا ہے۔ ع۷ :- مفتی فضل الرسول نے فتاوی فضلیہ میں یہ مفہوم ذکر کیا ہے۔ جو حجۃ الاسلام کی سرورق پر نقل دستیاب ہے۔ ع۸ شیخ نورالدین نے فتاوی نورالوسیلہ ص۲۲ پر یہ مضمون لکھا ہے۔ ع۹ قاضی ثناء اللہ تذکرۃ الموتیٰ والقبور میں ہے کہ ارواح ایشان در زمین و آسمان ہر جا کہ خواہند میروند و دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مدد گاری می فرمایند۔ و دشمنان را ھلاک نمایند۔ (تذکرۃ الموتی ص۷۵) ع۱۰ مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی نے لکھا ہے :- مسئلہ مختم جاننا چاہیئے۔ کہ بعض اولیاء سے بعد انتقال کے بھی تصرفات اور خوارق سرزد ہوتے ہیں۔ اور یہ معنی حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ (تنویرالایمان ص۲۹۳) ع۱۱ صوفی حمزہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ چنانکہ درحیات بود بیشتر ازاں اولیاء را کرامات و تصرف در اکوان حاصل است۔ (تجلیات محمدیہ ص۱۷۳)

ع۱۲ شیخ محدث عبدالحق نے فرمایا ہے۔ کہ و ارواح کاملان را قرب ثابت است چنانکہ درحیات بود بیشتر ازاں و اولیاء را کرامات و تصرفات در اکوان حاصل است۔ (اشعۃ اللمعات زیارۃ القبور مختصراً)

ع۱۳ :- مولانا اشرف علی نے فرمایا ہے کہ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض امت پر قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ اور اولیاء آپ کے ورثہ ہیں۔ اسی طرح ان کا فیض بھی بعد وفات جاری رہے گا۔ (بیان القرآن پ۲۸ سورۃ جمعہ)

احادیث سے استعانت کا اثبات

امام جزری نے دو حدیث نقل کئے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ واذا انفلتت دابة فلیناد اعینونی یا عباد اللہ رحمکم اللہ۔ واذا اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی، یا عباد اللہ۔ (حصن حصین ص۹۵)

اس حدیث کو محدثین نے قبول کیا ہے۔ تا اینکہ علامہ قاری نے ضالہ کی بازیابی کیلئے مجرب بتایا ہے۔ اور حصن حصین میں بھی وقد جرب نقل ہے۔ وفی الحدیث اطلبوا الحوائج عند حسان الوجوہ او کما قال علیہ السلام۔ علامہ جمال الدین صرصری نے کہا ہے۔ کہ ؎

سمعت حدیثا من المسندات ؛ یسر فؤاد الفقید النبیہ
ومعناہ انہ قال اطلبوا ؛ الحوائج عند حسان الوجوہ

(شواہد الحق وغیرہ)

فقہی حکم!

قال الزیلعی۔ یجوز التوسل الی اللہ تعالیٰ والاستعانۃ بالانبیاء والصالحین بعد موتھم لان المعجزۃ والکرامۃ لا تنقطع بموتھم ولا ینکر الکرامۃ ولو بعد الموت الا رافضی البصائر ص ۱۳۱

صاحب جامع الفوائد نے کہا ہے۔ کہ ؎

نیست خلل ہیچ ولی را بہ موت ؛ قوت امداد نہ زو گشت فوت
گر نہ مدد ہا رسد از او لیاء ؛ غیر ولی چوں ز ولی شد جدا
جملہ ولی راست مدد بے گماں ؛ بہر مریداں خود اندر جہاں

نوٹ:۔ مزید توثیق دلائل مسئلہ نداء الیٰ غیر اللہ کے تحت انشاء اللہ اشعار ونثر میں آجائیگا۔ وہاں دیکھ لیں۔

نداء اور خطاب غیر اللہ کو غائبانہ جائز ہے

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا۔ (الآیہ پ ۲۲ ع ۱۱)۔ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (پ ۹) ان دونوں آیتوں میں نداء غائبین کو شامل ہے۔ اور اس دوسری آیت میں تو بہت عموم و شمول ہے۔ کیونکہ بَلِّغُوْا عنی ولو آیۃ پر صحابہ نے عمل کیا ہے۔ فقد بین مفہوم ارسلنا
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا۔ (پ ۲۴ ع ۳۴) وَاسْاَلْ مَنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا۔ (پ ۲۵ زخرف) ان سب آیات میں غائبین کو خطابات شامل ہیں۔ خصوصاً پچھلی آیت میں رسل تو سب غائب اور وفات ہیں۔ اور خصوصاً ظاہر پرستوں پر یہ آیت زیادہ لاگو ہے۔

وہ احادیث جو نداء غائبانہ پر مشتمل ہیں!

وعن ابن عمر خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد ﷺ (رواہ البخاری)

و عن بلال ابن حارث، انہ ذبح شاتا فوجدھا ھزیلۃ فصار یقول واحمداہ یہ عام الرمادقحط سالی بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ہے۔ اَنَّ اصحابَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قاتلوا مسیلمۃ الکذاب، فی خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان شعارھم وامحمداہ۔ (شواہد الحق ص۱۳۳ وغیرہ بدائع) ھذا (یا محمداہ) مما تعاھد علیہ اھل المدینۃ (رحمۃ اللہ علی العالمین) یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص ندائیں ہیں۔ اور عام اعینونی یا عباداللہ گزشتہ صفحات میں پیش ہوا ہے۔

یہ کچھ نداء و خطاب مرقد النبی ص کے پاس

روی ابو صالح عن علی کرم اللہ وجہہ قال قدم اعرابی بعد ما دفنّا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاثۃ ایام فرمی نفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... فقال قلتَ یا رسول اللہ فسمعنا قولک..... وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ الآیہ۔ وقد ظلمت نفسی وجئتک لتستغفر لی فنودی من القبر انہ قد غفر لک۔ (الجامع لاحکام القرآن قرطبی ص۲۶۵/۵ مختصر)

نوٹ:۔ اس مضمون کا دوسرا حدیث عتبہ سے بھی مروی ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اندر خطاب

وعن ابن مسعود رض اذا جلس احدکم فی الصلوۃ فلیقل...... السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، (مشکوۃ باب التشہد) یہ حدیث تمام کتب حدیث میں نقل ہے بالتواتر چلا آیا ہے۔ احیاء العلوم رد المختار اور طحطاوی شفا وغیرہ میں اس کو بطریق احضار پڑھنے کا تنبیہ آیا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پر اعتراض وارد کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ سلسلۂ سوال و جواب میں پیش کروں گا۔

صحابہ کرام کا آں حضرت ص کو نداء

حدیث ہے۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خطاب نداء اور پکار

یاخیر من ضم الجوانح والحشا ویاخیر من ضم الترب والثری

ایک اور صحابی کا نداء (پکار)

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من طیبھن القاع والاکم

سواد ابن قارب صحابی کا خطاب۔

اشھد ان اللہ لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب
وانک ادنی المرسلین وسیلۃ الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطائب

صفیہ عمۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نداء

الا یا رسول اللہ کنت رجائنا ؎ وکنت بنا برا ولم تک جافیا

اسی طرح حسانؓ عائشہؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ زین العابدینؓ و دیگر صحابہ و تابعین کے ندائیہ اشعار ہیں۔ کتب احوال میں موجود ہیں۔ حضرت امام اعظمؒ بوقت زیارت قصیدہ پڑھی جس کا ایک بیت یہ ہے۔ ؎

یا سید السادات جئتک قاصداً ؎ ارجو رضاک واحتمی بحماک

مولانا عبدالحی لکھنوی نے جامع الرموز سے نقل کیا ہے۔ کہ اعلم انہ یستحب ان یقال عند السماع الاول من الشهادة (الثانیۃ) صلی اللہ علیک یارسول اللہ وعند الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ (مجموعۃ الفتاوی صفحہ ۲۸۷) وکذا فی رد المختار وفتاوی واحدی وکذا فی کنز العباد وغیرہ۔

ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے۔

یا سید السادات قد شرفت ؎ قصایدی بمدیح فیک قد وصفا

(المدایح النبویہ صفحہ ۵۸/۲)

امام ابن حجر هیتمی کا نداء :- یا جد الحسین کن شفیعی یا امام الحرمین۔ (النعمۃ الکبری صفحہ ۲۶)

شیخ المشائخ عبدالقادر جیلانی کا نداء۔

یا رسول اللہ انظر حالنا ؎ یا حبیب اللہ اسمع قالنا

انني فی بحر غم مغرق ؎ خذ یدی سهل لنا اشکالنا

(تنویر الایمان بوسیلۃ اولیاء الرحمن صفحہ ۲۱۴)

شیخ شرف الدین بوصیری نے کہا ہے کہ ؎

یا اکرم الخلق مالی من الوذبه ؎ سواک عند حلول الحادث العمم (قصیدہ بردہ)

اور شاہ ولی اللہ دھلویؒ نے کہا ہے۔ ؎ کہ

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقه ؎ ویا خیر مامول ویا خیر واهب

ویا خیر من یرجی لکشف رزیة ؎ ومن جوده قد فاق جود السحائب

(اطیب النغم صفحہ ۹۸/۹۹ ب)

اور یہ بھی کہا ہے کہ ؎

رسول اللہ یا خیر البرایا ؎ نوالک ابتغی یوم القضاء (صفحہ ۴۳/۲)

مولانا اشرف علیؒ دیوبندی نے کہا ہے ؎ یارسول اللہ یابک لی ؎ من غمام الغموم ملتحدی۔ (نشر الطیب)

نداء شیخ احمد صاوی ؎ وحاشا یا رسول اللہ ترضی ؎ وفینا من یعذب او یساء

نمونہ کیلئے یہ عربی خطابات کافی ہیں۔ جو نداء اور استعانت کو شامل ہیں۔ اور سینکڑوں میرے

پاس موجود ہیں ۔ اور ہزارہا کتب سیر و احوال تاریخ ہیں لکھی ہوئی موجود ہیں ۔
شاہ عبدالعزیز کا نداء ؎ یا صاحب الجمال و یا سید البشر ؛ من وجھک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
پیر شیخ المشائخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نداء ؎
سلام گویم و صلوٰۃ یا تو ہر نفسے ؛ قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم
گناہ بیحد من بیں تو یا رسول اللہ ؛ شفاعتم بکن و محو کن خیالاتم
محمد یعقوب دیوبندی کا نداء ؎ نظر کن بر من خستہ جگر یا رحمۃ للعلمین ؛ ہمہ زیر لطف تو یا رحمۃ للعلمین
شیخ محدث دہلوی کا نداء ؎ خرابم در غم ہجر جانت یا رسول اللہ ؛ جمال خود نما رحمی بجان زار شیدا کن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما ؛ بلطف خود سر و سامان جمع بے سر و پا کن
مولانا شمس و تبریز کا نداء ؎ یا رسول اللہ رسول خالق یکتا توئی ؛ برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
سید باقر بخاری کا نداء ؎ یا حبیبی سیدی در ماندہ ام ؛ مرکب اندر حرص عصیاں راندہ ام
رحمۃ اللعالمین یا رسول اللہ ؛ ہم شفیع مذنبین یا رسول اللہ
از حاجی محمد آمین مداح النبی ؎ بارہا جانم فدایت یا نبی خیر البشر ؛ آرزو دارم وصالت یا نبی خیر البشر
یا محمد مصطفی المحبوب ذات کبریا ؛ والضحیٰ شاہد بوصفت یا نبی خیر البشر
مولانا عبدالرحمان جامی کا نداء ؎ یا نبی سلام علیک ؛ انما الفوز والفلاح لدیک
از عاشق محمد ؎ فتنۂ عالم فرو کرد امر علام الغیوب ؛ جلوہ گر شد چونکہ میمت یا محمد مصطفےٰ
خطاب شیخ عزیزاں ؎ اے طبیب درد علتہائے ما ؛ وی دوای ہجر و محنتہائے ما
دیگر از مولانا عبدالرحمان جامی ؎ تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یا رسول اللہ ؛ دلم پژمردہ آوارہ زہجراں یا رسول اللہ
نوٹ :۔ فارسی کے اشعار ندائیہ خطابیہ بھی بے حد و عد ہیں یہ نمونہ پیش خدمت ہے ۔
اردو کلام کا نمونہ / ندا اور خطاب ؎ از مفتی عزیز احمد ؎
ہے نبوت آپ کی سب انبیاء سے پیشتر ؛ جا بجا جس کی صفت قرآن میں تحریر ہے
ہر کتاب آسمانی ہے مبشر آپ کی ؛ ہر نبی سے خیر مقدم کی ہوئی تبشیر ہے !
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ۔
ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ ؛ مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
نوٹ :۔ اس نعت میں آٹھ مرتبہ یا رسول اللہ کا نداء ہے ۔
از مولانا محمد قاسم بریلوی ۔
مدد کیجئے شہنشاہ معظم یا رسول اللہ ؛ پریشاں ہیں مسلمانان عالم یا رسول اللہ

نعیم الدین مراد آبادی کا خطاب ہے

کلیجہ کیوں نہ ٹھنڈا ہو تمہارے نام لینے سے ÷ محمد مصطفٰے تم ہو حبیب کبریا تم ہو

مولانا محمد حسن رضا کا خطاب ہے

معطی مطلب تمہارا ہر اشارہ ہو گیا جب اشارہ ہو گیا مطلب ہمارا ہو گیا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

پنجابی میں خطاب بہ ادا ندا بہ رسول اللہ

صبا روضے رسول اللہ دی جائیں مرا احوال رو رو کے سنائیں

میرا دل چور کیتا درد تے غم ترحم یا نبی اللہ ترحم

مولانا عبد اللہ صاحب کا پشتو خطاب ہے

یا رسول اللہ محمد ویبنتیا سید الابرار تہ یئے ÷ غم بہ دا مت کرے پہ قیامت زمونږ غمخوار تہ یئے

نمونہ کیلئے یہ ندائیہ اشعار کافی ہیں۔ کیونکہ علماء و اولیاء کے دواوین مجموعہا ہائے نعت بہت زیادہ ہیں۔

سوال :۔ مولانا عبد الحی لکھنوی نے کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ یا ولی کہنا باتفاق فقہا ناجائز ہے۔ قرون ثلاثہ میں نہ تھا۔

جواب :۔ مولانا عبد الحی کا یہ فرمان کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ یا ولی کہنا ناجائز ہے مسلم ہے۔ کیونکہ ہر وقت فرض واجب ادا کرتے کے وقت ناجائز ہے اور قبیح جگہ مثلاً بیت الخلاء وغیرہ میں بھی بے ادبی ہے۔ ضروریات زندگی سے او وقت بھی کوئی نہیں کہتا۔

اس لیئے ہر وقت نہیں تو جواز ثابت ہو گیا اور قرون ثلاثہ میں نہ ہونا بھی چونکہ مولانا لکھنوی کے نزدیک بدعت حسنہ ثابت ہے۔ اس لیئے جواز بھی ثابت ہے۔

مشکل کشا حاجت روا

مشکل کشا اور حاجت روا کہنے پر بھی شرک کا فتویٰ جیسا ن کیا ہے۔ ہم اس تسمیہ کے حق میں نہیں۔ مگر جواز کی بات تو وہی مجاز اور حقیقت کا اعتبار ہے۔ جس کا ذکر ہوا ہے۔ دیکھو اللہ پاک رؤف رحیم ہے۔ پھر بھی مجاز کی اعتبار سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالمؤمنین رؤف رحیم کہا ہے۔ دیکھو سورۃ توبہ کا تتمہ۔ اور احادیث میں اس مجاز کیلئے اصل موجود ہیں۔ وتغیثوا الملهوف وتهدوا الضال۔ (مشکوٰۃ باب السلام) وعن انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قضا لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره بها فقد سرنى (الحديث) (مشکوٰۃ باب الشفقة والرحمة) و فى الحديث انما

رسول اللہ الذی ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك...... الخ۔

ایک فتویٰ —— درود تاج کا پڑھنا جائز ہے۔ حرام کہنے والا کا قول غلط ہے۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔ ۲۹ رمضان ۱۳۸۴ھ

(مہر دار العلوم دیوبند)

مثال :- کنز الدقائق کے خطبہ میں شاگرد نے استاد کو کہا ہے۔ کہ کاشف المشکلات والمعضلات۔ خود غلام اللہ خان نے استاد حسین علی کے حق مربی کہا ہے۔ دیکھو فیوض حسینی ص۳۲۳۔ اور حضرت علی رضؓ کے حق میں شجرہ نقشبندیہ دیوبندیہ میں ہے۔ کہ ؎ ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے"۔ تنہا دیوبندی کا نہیں بلکہ بریلوی صاحبان بھی حضرت علی رضؓ اور اپنے مرشدوں کے حق میں ایسے الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا جواز رد المختار، ضیاء القلوب، الانتباہ، امداد الفتاوی، اظہار الحق وغیرہ میں موجود ہے۔

دعا کا مسئلہ

بعض خوارج مردہ کے حق میں اور مردہ کا زندہ کے حق میں دعا سے بھی انکار کرتے ہیں۔ ہم اہل سنت والجماعت دونوں طرف دعا کے قائل ہیں۔ دلائل مختصراً ملاحظہ کیجئے۔ حدیث مسلم میں ہے۔ نسئل اللہ لنا ولکم العافیۃ (مشکوٰۃ زیارۃ القبور) اور دیگر حدیث مسلم میں ہے۔ اللّٰھم اغفر لاھل بقیع الغرقد (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص۱۵۴) —— وعن ابی ھریرۃ اذا حضر المؤمن اتت ملائکۃ الرحمۃ فیسألونہ ای بعض ارواح المؤمنین ماذا فعل (الحی) قال القاری لیفرحوا بہ ویدعوا لہ بالاستقامۃ (مرقات باب ما یقال من حضرہ الموت) ص۲۸۳ وغیرہ) اسی طرح ابو داؤد میں بھی ایک حدیث ہے۔ اسی طرح آں حضرت اور شیخین کے مزاروں کے پاس دعا کا ذکر بہت کتابوں میں آیا ہے۔ جس پر امت کا عمل ہے۔

نوٹ :- شیخ جیلانی کا شعر سہل لنا اشکالنا۔ گزر گیا ہے۔

دعاء النبیؐ للمؤمنین بعد الوفات

ایک حدیث میں ہے۔ فقال (النبیؐ) انا رسول اللہ الذی۔ ـ ـ ـ ـ ان اصابک ضر فدعوتہ (الی انت بوسیلتی او انا) کشفہ الحدیث (رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ مع مرقات مختصراً باب فضل الصدقۃ مرقات ص۲۴ طبع پشاور) قال حیاتی خیر لکم...... وموتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم...... فما کان من خیر حمدت اللہ...... وما کان من ذنب (شر) استوھبت لکم۔ (حجۃ اللہ علی العالمین مختصراً ص۱۳۱)

دعا عند القبر

دعا عند القبر عند قبر النبی و صاحبین عمل امت سے ثابت ہے۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ نسأل اللہ لنا و لکم العافیۃ (مشکوٰۃ زیارۃ القبور)

معجزات اور کرامات کے چند حکایات:

چونکہ استعانت از مقبولین پر کافی دلائل پیش ہوئے۔ اس لئے اب بطور نمونہ چند مستند خوارق نقل کرتا ہوں۔ تاکہ عون و تصرف و متعلقہ مسائل کا عملی ثبوت بھی ہو جائے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ پ۱۵ ع۱۔

معجزہ جامع المعجزات:۔ سفر معراج آں حضرتؐ کا جامع المعجزات واقعہ ہے۔ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا میں اسی معیت کا اشارہ ہے۔ مختصر بیان یہ ہے۔ کہ آں حضرتؐ روح الامین کی معیت میں مسجد اقصیٰ پہنچ کر ہزارہا انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھایا۔ گویا ہر پیغمبر معجزانہ انداز سے جماعت میں شامل ہو کر قیام رکوع سجدہ وغیرہ ادا کئے۔ تو یہ ہزارہا معجزات ہو گئیں جیسا کہ شیخ بوصیری نے کہا ہے۔

قدمتک جمیع الانبیاء بھا ؛ والرسل تقدیم مخدوم علی خدم (بردۃ)

حدیث میں ہے فَاَمَمْتُھُمْ — دراں مسجد امام انبیاء شد ؛ صف پیشینیانرا پیشوا شد

پھر آسمانوں میں حضرات آدمؑ، یونسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، یوسف اور ابراہیم ہارون علیہم السلام کے ساتھ دوبارہ ملاقاتیں ہو گئیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے خصوصاً سات آٹھ بار ملاقات ہوئی ہے۔ جیسا کہ اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی کے تحت نمی صلوٰۃ فُرِضَ عَلَیَّ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فبقی خمس و ھی خمسین یہ تمام انبیاء کے ہزاروں بعد الوفات معجزات تھیں۔ اور آں حضرتؐ کی قبل الوفات معجزہ جامعہ تھی۔

معجزہ عیسیٰ علیہ السلام:۔ وعن عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیتنی عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم ما کنت راء ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما کنت راء من اللمم قد رجلھا فھی تقطر ماءً متکئا علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسئلت من ھذا فقالوا المسیح ابن مریم الحدیث متفق علیہ ملاحم
آں حضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے دیکھا بیت اللہ کے پاس ایک شخص جو گندم رنگ خوبصورت تھا۔ اور اس کے زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لئے طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے کہا عیسیٰ ابن مریم ہے — گویا عیسیٰ علیہ السلام بعد رفع السماء حج یا عمرہ ادا کر رہا تھا — کانی انظر الی یونس علیہ السلام علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف مارا بھذا الوادی (السنیۃ) رواہ مسلم) آں حضرتؐ نے یونس علیہ السلام کو صوف کا جبہ پہنے ہوئے سرخ اونٹنی پر سوار وادی سنیہ میں گزرتے ہوئے دیکھا۔ الخ۔

برکۃ التمراۃ:۔ وعن ابی ھریرۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمراۃ (عشرین حبۃ) فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فیھن بالبرکۃ فضمھن ثم دعی لی فیھن بالبرکۃ قال خذھن فاجعلھن فی مزودتک کلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل فیہ یدک فخذ ولا تنثرہ فقد حملت من ذلک التمر کذا

وکنا من وثق فی سبیل اللہ فکنا ناکل منہ ونطعم ولا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان فانہ قطع
(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ باب المعجزات صہ ۵۴۲)

خلاصہ :۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوہریرہؓ نے بیس کھجور لاکر برکت کیلئے دعا کا سوال کیا۔ تو آپ نے ہاتھ سے دبا کر برکت کیلئے دعا مانگی ...... ابوھریرہؓ کا کہنا ہے۔ کہ ہم نے رفتہ رفتہ کئی وسقات اس سے فی سبیل اللہ انفاق کیا۔ اور خود کھاتے تھے۔ تا اینکہ ہنگامہ شہادت عثمانؓ میں وہ توشہ دان کمر بند سے ٹوٹ کر گر گئی۔

معجزہ ابراھیمی :۔ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۔ مقام ابراہیمؑ ایک پتھر ہے۔ جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سیڑھی کا کام لیتا تھا۔ اس میں پاؤں دبکی ہے۔ اور نشان تا ہنوز باقی ہے۔

ناسوزیدن دستار دستمال :۔ از انس فرزند مالک آمدست ؛ کہ بمہانی او شخصی شدہ است۔
او حکایت کرد کز بعد طعام ؛ دید انس دستار خود را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ ؛ اندرا فگن در تنور ش یکدمہ
بعد یک ساعت برآورد از تنور ؛ پاک و اسپید و ازاں او ساخ دور
قوم گفتند اے صحابی عزیز ؛ چوں نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہان ؛ بس بمالید اندریں دستار خوان۔ (مثنوی)

نوٹ :۔ یہ منقولہ معجزات مع آئندہ کرامات بطور نمونہ کافی ہیں۔ اگر کوئی انصاف پسند ہو تو اس سے عبرت ملتی ہے۔ ورنہ سینکڑوں خوارق عادات موجود ہیں۔

چند کرامات بعد الوفات

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ (الآیہ) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ پ ۲۳ ع ۱ ۔ حبیب نجار نے رسولوں کی تائید کی۔ تو قوم نے اس کو شہید کیا۔ تو اللہ پاک نے اسے جنت میں داخل کیا۔ تو بعد وفات کہا۔ کاش میری قوم سمجھ جاتی کہ مجھے اللہ نے بخش دیا۔ اور جنت میں داخل کر دیا۔ اور مکرم کر دیا ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک صحابی نے ایک قبر سے تمام تبارک الذی سن لیا۔ تو آکر آنحضرتؐ کو بیان کیا۔ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے ۔۔۔ ۳ طلحہ بن عبداللہ نے آں حضرتؐ کو بیان کیا۔ کہ میں نے عبداللہ ابن عمرو کی قبر سے خوش آوازی سے قراۃ قرآن سن لیا۔ تو آں حضرتؐ نے فرمایا۔ کہ ہاں وہ عبداللہ ہے ...... (مظہری صہ ۱۱ ج ۲ اور بیہقی)

کراماتِ جعفرؓ :۔ ۴۔ آں حضرتؐ بعد شہادتِ حضرت جعفرؓ گھر میں تھے۔ اور اسماء بیوہ جعفرؓ بھی موجود تھی۔ آں حضرتؐ نے کہا۔ وعلیکم السلام۔ تو اسماء متحیر ہو گئی۔ تو آں حضرتؐ نے فرمایا۔ تو متحیر و متعجب ہو گئی۔ میں نے تیرا شوہر جعفر کو دیکھا۔ کہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کے درمیان ہوا میں اڑتا ہے۔ اور اس کے دو پر ہیں۔ یطیر (جعفر) بین جبریل و میکال و لہ جناحین سلم علی

فاجبتہ۔ مجھ پر سلام کیا۔ تو میں نے جواب سلام دیا۔ (رواہ بیہقی)

حضرت علی رضؓ نے کہا ہے کہ ؎

وجعفر الذی یضحی ویمسی ؛ یطیر مع الملائکۃ ابن امّی

عـ۵ ایک روایت ابن عبدالوہاب نے احکام تمنی الموت میں لکھا ہے۔ کہ ایک صحابی نے اپنی متوفیہ زوجہ کیلئے آن حضرتؐ کی اشارہ سے ایک صحابی مردہ کے کفن میں دو ٹکڑہ کفن رکھ کر ارسال کیا۔ پھر زوجہ کو خواب میں وہ کفن پہنی ہوئی خوش دیکھی۔ الخ (یہ دس عدد خوارق معجزات اور کرامات ہیں۔)

چند سوالات وجوابات

سوال :۔

چونکہ حدیث ابن مسعودؓ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے۔ اس لئے جب وفات ہوگئے تو آیندہ روایت ابن عباسؓ سے منسوخ ہو گیا۔ ابن عباسؓ کی روایت یہ ہے۔ کنا نقول فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک ایھا النبی فلما قبض النبیؐ قلنا السلام علی النبیؐ ورحمۃ اللہ الخ۔

جواب :۔ عـ۱ یہ روایت موضوعی ہے۔ کیونکہ اس میں سیف بن سلیمان قدریۃ ہے (مذاہب اسلام صفحہ ۵۵)

عـ۲ :۔ مولانا شاہ انور شاہ رحؒ نے فیض الباری میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث ایھا النبی پر امت نے عمل نہیں کیا۔ لم یعمل بہ الامۃ۔

عـ۳ امام سبکی اور ابن حجر نے فتح الباری میں اس روایت کو مضطر کہا ہے۔ اس لئے متروک ہے۔

عـ۴ یہ حدیث حدیث ابن مسعودؓ کے خلاف قول ہے۔

عـ۵ یہ روایت کتب فقہیہ کے ساتھ متصادم ہے۔ اسی لئے متروک ہے۔

عـ۶ یہ روایت ابن عباسؓ حدیث عمرؓ و ابو بکرؓ سے بھی متصادم ہے۔

عـ۷ حدیث ابن مسعودؓ پر محدثین وشراح متفق ہیں۔

عـ۸ حدیث ابن مسعودؓ ادعیہ و اوراد میں بھی معمول ہے۔

عـ۹ حدیث ابن مسعود پر منکرین جواز نداء کا بھی عمل ہے۔

عـ۱۰ حدیث ابن مسعودؓ کو ابن قیمؒ نے بھی زاد المعاد صفحہ ۸۳ ج ۱ میں بلا انکار ذکر کر لیا ہے۔ لہٰذا حدیث ابن عباسؓ کالعدم ہے۔ لہٰذا نداء غیر اللہ کا جواز بھی اس سے ثابت ہوا۔ کیونکہ ایھا النبی بتقدیر حرف ندا نداہی ہے۔

سوال عـ۲ :۔ چلو ندا قریب فرمان لیں گے۔ کیونکہ دلائل ناقابل انکار ہیں۔ نداء بعید کیلئے جواز نہیں۔ یہ نفس

اور تصریحات کے خلاف ہے۔ نصوص یہ ہیں۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۔ وَلَا تَدْعُوْا وامثالھا ۔ اور تصریح عدم جواز ارشاد الطالبین وغیرہ کتب میں ہے۔

جواب:۔ مذکورہ آیات میں محض نداء کا منع نہیں۔ بلکہ منع عبادت مراد ہے۔ تفاسیر معتبرہ کا ملاحظہ کرو۔ امام انصاری قرطبی نے فرمایا ہے۔ کہ وَلَا تَدْعُ لا تعبد معہ غیرہ (الجامع لاحکام القرآن ج۲ ص۲۱۳) وَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا "لے لا تعبدوا معہ فیھا احدا (انوار التنزیل بیضاوی سورہ جن پ۱۹)

اور امام التفاسیر جلالین میں ہے۔ ولا تدع (ای لا) تعبد جلالین قصص اور محشی جلالین صاوی نے تفصیل کیا ہے کہ ولا تدع ای ولا تعبد اشار بذلک الی ان المراد بالدعاء والآیۃ العبادۃ فحینئذ لیس فی الآیۃ دلیل علی مازعمہ الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا ومیتا شرک فانہ جھل مرکب لان سوال الغیر من حیث اجراء النفع والضر علی یدہ وقد یکون واجبا لانہ من التمسک بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا جحود او جھول ۔ (تفسیر صاوی ص۲۲۹ ج۳ مختصرا)

اس توجیہہ کے مطابق جمہور کے بہت تفاسیر ہیں۔

نیز خوارج کی تفسیر درایت سے بھی مخالف ہے۔ لہٰذا ان آیات سے استدلال برائے عدم جواز ندا الی الغیر غلط ہے۔ باقی رہا تصریح ارشاد الطالبین بعدم جواز نداء سو عرض یہ ہے۔ کہ یہ بچند وجوہ مردود ہے۔

۱۔ نداء غیر اللہ چونکہ معتمد تفاسیر اقوال فقہاء اور عمل امت سے ثابت ہے۔ اس لئے عدم جواز اور بالاتر شرک کا حکم غلط ہے۔ اس لئے یہ قول یا تو افتراء ہے۔ تحریف ہے یا مرجوع عنہ ہے۔ یا۔۔۔۔۔ نیز یہ قول خود عمل قاضی ثناء اللہ کے خلاف ہے۔ اور اسی کا ذاتی تصریح ہو تو چونکہ جمہور کے خلاف ہے۔ اس لئے مردود ہے۔

سوال:۔ فتاوی رشیدیہ ص۱ اور بعض دیگر فتاووں میں بھی ہے۔ کہ نداء غیر اللہ شرک حقیقی ہے۔ اگر اعتقاد کرے کہ جن کو پکارتا ہوں وہ سن رہے ہیں۔ اس فتوی پر بہت کتابوں کا حوالہ اور علماء کا تصدیق لکھا ہے۔ جو دیو بند کے اکابر ہیں۔

جواب:۔

یہ فتویٰ اختراع ہے۔ کیونکہ خود اکابر دیو بند کا دور سے ان کے کتابوں میں موجود ہے یہ کچھ نقل گذر گیا ہے اور کچھ مزید نقل یہاں پیش کرتا ہوں۔

مولانا اشرف علی رح کا دور سے نداء

یا شفیع العباد خذ بیدی
انت فی الاضطرار معتمدی

دستگیری کیجئے میرے نبیؐ ۔ کش مکش میں تم ہی ہو میرے نبیؐ
یا رسول اللہ بابک لی ۔ من غمام الغموم ملتحد ای
میں ہوں اور آپ کا در یا رسول ۔ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
(از نشر الطیب مع ترجمہ صفحہ ۱۹۴)

مولانا یعقوب دیو بندی کا دور سے ندا

نظر کن بر من خستہ جگر یا رحمۃ اللعالمین ؛ ہم ز سر لطف تو یا رحمۃ اللعالمین

مولانا قاسم نانوتوی کا دور سے ندا

مدد کر اے کرم فرما احمد کہ تیرے سوا ؛ نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

مولانا امداد اللہ مہاجر مکی کا ندا

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھا یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

مولانا امداد اللہ مہاجر مکی نے ہفت مسئلہ میں چوتھے مسئلے پر طویل بحث کرکے پھر کہا ہے۔ مگر بے دھڑک کفر و شرک کہنا جرأت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی اگر اس بزرگ کو خبر پہنچا دے۔ ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں ..... البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی وہ بالاتفاق جائز ہے۔ اور یہ تفصیل (گزشتہ) حق عوام میں ہے۔ اور جو اصل خصوصیت ہیں۔ ان کا حال جدا ہے۔ اور حکم بھی جدا ہے۔ کہ ان کے حق میں یہ فعل (ندا غیر اللہ) عبادت ہوجاتا ہے ...... یہاں سے معلوم ہوگیا۔ حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے۔ تو منجر الی الشرک ہے۔ ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے۔ کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ مسئلہ چہارم مختصراً الخ)

اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو فتوی رشید یہ جعلی ہے۔ یا ان ندا اور خطاب کنندگان نے فتوی سے رجوع کیا ہے۔ یا ان علماء دیوبند کی تصدیق جعلی ہے اور فرضی ہے۔ اس لئے فتوی کالعدم ہوتا ہے۔

نیز یہ فتوی دیگر علماء صالحہ کے عمل سے بھی مخالف ہے۔ اور متصادم ہے۔ باقی خوارج اور ظاہر پرستوں کے فتووں کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال :-
ندائے غائبانہ بعیدہ کی ابلاغ و اسماع کیلئے کوئی اسباب بھی ہیں۔ اگر نہیں تو پھر فتوی لبات

اور عبث ہوگا۔ اور عبث سے بھی اجتناب چاہئے۔

جواب:۔

عا چونکہ یہ ندا بھی بطریق توسل کیا جاتا ہے۔ دراصل ندا خدا کو ہے۔ اور خدا سنتا ہے۔ اور منادی سنانے پہنچانے کیلئے اسباب ہیں۔ کوئی بھی کارگر ہو۔

الف:۔ قرآن اور حدیث واقوال علماء بمنزلہ سبب ہیں۔ جس کا ذکر ہوا ہے۔

ب:۔ ملائکہ ہر جگہ موجود ہوسکتی ہیں۔ اور سیاحت کیلئے مقرر بھی ہوتی ہیں۔ فرشتے سن کر پہنچا سکتی ہیں۔

ج:۔ تصور اور مراقبہ سے ابلاغ ممکن ہے۔ جیساکہ سلاسل میں ذکر ہے۔

د:۔ ارواح چکر لگاتی ہیں۔ ممکن ہے مطلوب کا روح چکر لگاکر خود ندا سن لے۔

ھ:۔ ریاح بادصباح وغیرہ چلتے رہتے ہیں۔ یہ بھی سبب ہو سکتے ہیں۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○

و:۔ رجال الغیب بھی سبب ہو سکتے ہیں۔

ز:۔ عرض اعمال بھی سبب ہو سکتا ہے۔

ح:۔ آج کل سائنسی آلات ابلاغ کرتی ہیں۔ اس سے بھی عبرت ہو سکتی ہے۔

ط:۔ ؎ در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ⁂ می بینمت عیاں ودعا می فرستمت

(مزرع الآخرت)

حضرت امام مجددؒ نے فرمایا ہے۔

وہ تفا فلکہ اوست دائم نرسم ⁂ این بس کہ رسد ز دور بانگِ جرسم

ی:۔ مولانا ایوب شارح بخاری نے فرمایا ہے کہ روی فی الاخبار ان الانسان اذا صعب علیه امر فینادی و لیا من اولیاء الله تعالیٰ فان کان حیا یسمعه الریح فی طرفة العین او یعلمه با لکشف وصفاء القلب وان کان میتا فیسمعه الملائکة فیعین بالشفاعة عند الله تعالیٰ انتھی۔ (منح الاله لمحمد ایوب پشاوری)

یا:۔ شیخ سلیمان بغدادی نے کہا ہے۔

من اراد ان یستمد من روحانیة من شاء اهل الله بعیدا کان او قریبا کما قدمنا فی ص۲۳ ویستمد منها فان روحانیة الکاملین منبع الفیوض فمن ادخل فی قلبه ینال فیضه البتة (السعادة الابدیه لسلیمان البغدادی ص۳۸)

یب:۔ اور کہا ہے مولانا جمال الدین قاسمی نے کہ قوله یا محمد یا نبی الله وامثاله نداء

يطلب به استحضار المنادى فى القلب ليخاطب المشهور كما يقول المصلى السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته۔ (تفسير محاسن التاويل ص۳۲۱ ج ۱۳)

سماع موتیٰ :۔

سوال :۔ بعض لوگ سماع موتیٰ سے بھی منکر ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر عثمانی کراچی اور اس کا روحانی اولاد وامثالش۔

جواب :۔ ایسے لوگ تو جواب دینے کے قابل ہی نہیں کیونکہ وہ مستہزئین ہیں۔ وہ اولیاء انبیاء بلکہ خاتم الانبیاءؐ کے متعلق بھی استہزاء کرتے ہیں۔ جواب ورنہ بے سود ہے۔ ؎

آنکس کہ بہ قرآن وخبر زو نرہی ⁂ آنست جوابش کہ جوابش نہ رہی

اھل ایشاں قاصران مطلقند ⁂ روز وشب در زقزق و در بقبقند

ہاں طالبان کیلئے مختصر مواد پیش کرتا ہوں۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور دیگر آیات سہ گانہ کے متعلق حضرت عائشہ رضؓ کا عدم سماع اجتہاد تھا۔ مگر وہ اس اجتہاد سے رجوع فرما گئی ہیں۔ رجوع کا سبب بعض احادیث ہیں۔ اور قرآن حکیم کا ایک جملہ ہے۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ ۔ وعن عايشةؓ قالت كنت ادخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا واضع ثوبى واقول انما هو زوجى وابى فلما دفن عمرؓ معهم فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة على ثيابى حياء من عمرؓ (رواه احمد مشكوٰة زيارة القبور) وفى الحديث ما انتم با سمع منهم وفى الحديث فانه يسمع قرع نعالهم۔ ومامن احد يمر بقبر اخيه المومن وهو يعرفه فى الدنيا فيسلم عليه الا عرفه ورد عليه السلام۔ یہ احادیث مع دیگر احادیث اثبات سماع موتیٰ میں ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہا ہے امام جلال الدین سیوطیؒ نے ؎

سماع موتى كلام الناس قاطبة ⁂ قد صح فيها لنا الآثار بالكتب

وآية النفى معناها سماع هدى ⁂ لا يسمعون ولا يصغون الادب

اور علامہ ابن قیمؒ نے سماع موتیٰ پر اجماع کیا ہے۔ والسلف مجمعون على هذا وقد تواترة الآثار عنهم (كتاب الروح) ؎

من زار قبر اخ له فاتى ⁂ بتسليم وهو ذو الايمان

رد الله له عليه حقا دوحه ⁂ حتى يرد عليه رد بيان

بلکہ علامہ ابن تیمیہ نے بھی سماع موتیٰ کو تسلیم کیا ہے۔ کہ

سماع الميت للاصوات من السلام والقراءة حق۔

اقتضاء الصراط لابن تيميه ص۱۸۱

سماع موتیٰ ص۱۶۸

جملۃ لطیفۃ :-

اعلموا ایھا الجمھور أن ھٰذہ الطائفۃ ھی الخوارج الذین ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبحھم ویعلم سوق کلام من صنف ھٰذا التفسیر الجدید ورد علی تفسیر عثمانی" انہ منھم وفی ردھم حرمات المسلمین عن التوسل بالمقبولین الانبیاء والاولیاء والتوسل ثابت بالقرآن والحدیث والاجماع وبنبینا ووسیلتنا ووسیلۃ جدنا آدم علیہ السلام کما قال رب اسئلك بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ - - - - فقال اللہ تعالیٰ ولولا محمد ما خلقتك رواہ الحاکم ومن برکاتہ کثرت ثواب العبادۃ فی المدینۃ المنورۃ وبرکۃ مضجعۃ فاق برکۃ کل مکان کما قال القاضی عیاض ولاخلاف ان موضع قبرہ افضل بقاع الارض (الشفاء ص۱۲۵ ج۲)۔

وقال الشیخ بوصیری فی معنی الحدیث لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم وقال الامام السبکی فی التوسل ویحسن التوسل والاستعانۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینکر ذالك احد من السلف والخلف حتی جاء ابن تیمیہ وابتدع مالم یقل عالم وصار بین الاتام مثلۃ (شفاء السقام ثم تفسیر المعانی) فعلیکم یا معشر المسلمین ان تجتنبوا ھذا التفسیر الجدید وجمیع کتبھم لان لا تقعوا فی الفتنۃ ولھذا قال بعض العارفین ؎

لا تلتفت اخی الی ما سطروا ؛ من الخنا مقررا بل تنکروا

واکرمن صحائف السنی ؛ فانھا من انفع المحوی

تبصرہ

اس رسالہ مختصرہ کی پڑھنے سے طالب حق کو یہ بات ثابت ہوجاتی ہے۔ کہ تفسیر عثمانی کی تفسیر وایاک نستعین صحیح ہے۔ حقیقت اور مجاز پر مسائل دین مبنی ہوتی ہیں۔ اللہ پاک نے اظہار الھیت کرکے تدبیر عالم کیلئے فرشتے مقرر کئے ہیں۔ اور مؤمنین ترقی کرتے ہوئے بعد وفات مقام ملائک کو پہنچ کر تدبیر عالم میں باذن اللہ شریک ہوجاتے ہیں۔ یہ عملی اعلیٰ مقام ہے۔ اور یہ توحید بھی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہاہے۔ ؎

ماراست چوں بنیاد بتوحید و رسالت ؛ بافخر بگوییم کہ بنیاد پرستم

نیز چونکہ بالمقابل تفسیر خوارج کا کماحقہ مختصر تردید ہوگئی۔ تواس سے عوام کو یہ معلوم ہوجائے گا۔ کہ تفسیر خوارج ملمع اور موہی کلمات کے باوجود جمہور پر مغالطے کا الزام لگاتے ہیں۔

مگر وہ خود مغالطہ دینے والے ہیں ۔ اور جو شرک کا الزام لگاتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ یہ رنگ انہیں گھیر لے ۔ ؎

کافر گفتنی تو پیٔے آزارم ؛ این حرف ترا راست ہمی پندارم
این نسبت بر تو از تو رسد ؛ واللہ من این نسبت نہ پندارم

حدیث نبوی میں ہے کہ

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری ۔

بلکہ ایک دوسرا متفق علیہ حدیث بھی ہے ۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ اگر مسلمان رہنا چاہتے ہیں ۔ تو کلمہ ردکفر پڑھ کر ایمان تازہ کرے ۔ اور تجدید نکاح بھی کرے ۔

یؤمر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح (در المختار حصنفکی)

لا یسخر قوم ۴ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْتَغْفِرْ قَوْمًا مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ (الآیۃ)

اور کسی عارف نے کہا ہے کہ ؎

اخاف علی قوم یضحکون من القوم ان یسلب عنھم الایمان ویطردوا

اھل سنت والجماعت کو یہ گزارش ہے کہ خوارج وغیرہ معاندین کی کتابوں سے اجتناب کریں ۔ تاکہ ورطۂ ہلاکت میں نہ جائیں ۔ اور اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہو۔ تو آپ تصحیح کیجئے ۔ ؎

قاریا برما مکن قہر و عتاب
گر خطا ما رفتہ باشد در کتاب
آن خطاے بندہ را تصحیح کن ؛
وز عنایت چیز ناید جز ثواب

فقط والسلام

نوشتہ
قاضی حبیب الحق مقام برمولی ضلع صوابی ؛
مؤلفہ سال ۲۰۰۰ء م

تصدیقات علماء کرام

درج ذیل علماء کرام نے رسالہ ھذا کی تصدیق کی ہے۔ ان کے نام تحریر کئے جاتے ہیں۔

قاضی مظفر شاہ صاحب مدرس فتح مکتب شیوہ ضلع صوابی
مولانا گل رحیم صاحب مرکزی ناظم تنظیم العلماء ضلع صوابی جامع مسجد اڈہ صوابی 22/2/2000
حاجی محمد آمین صاحب آف پرمولی فارغ مظہر العلوم ڈاگئی (صوابی)
مولوی حلیم اللہ صاحب آف نارنجی فارغ التحصیل خیر المدارس مردان
حافظ عبد المالک صاحب خلف الرشید شیخ گل صاحب لنڈی کوتل خیبر ایجنسی۔
مولانا مطیع اللہ صاحب حاجی گل آباد خیبر ایجنسی لنڈی کوتل 29/2/2000
مولانا عبد الاکبر صاحب سجادہ نشین سراج پور نوانکلی ضلع صوابی
حافظ مولانا محمد مدثر صاحب مہتمم دار العلوم حنفیہ گڑھی کپورہ مردان
مولانا روح الامین صاحب مہتمم مدرسہ کنز الایمان شاہباز گڑھ مردان 11/3/2000
مولانا خلیل الرحمان صاحب مدرس کنز الایمان شہباز گڑھ مردان " "
مولانا سلطان شاہ صاحب نائب مدرس کنز الایمان شہباز گڑھ "

تصدیقات جمعیۃ تنظیم العلماء جو ساٹھ ارکان ہیں

بہ اجلاس جامع مسجد اکرم خان صوابی مورخہ 12/3/2000

بہ نمائندگی ذیل اکابر

علامہ چاند باچا صاحب مدرس دار العلوم تور ڈھیری
قاضی سید موسیٰ صاحب علاقہ گدون (جدون) ضلع صوابی
مولوی جہانزیب صاحب موضع کلابٹ مورخہ ۷ ذی الجحہ ۱۴۲۰ھ
مولانا ابو طیب صاحب فخر عالم صاحب بام خیل شریف " "
الحاج مولانا سر بلند خان صاحب صدر علماء رزڑ ضلع صوابی پاکستان
الحاج حکیم عبد الغفار صاحب فاضل اینیہ دھلی۔ مقام ترلاندی صوابی
19/3/2000

وغیرہ وغیرہ

فہرست مضامین